ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of Al-Tasharruf bi-Maʿrifat Aḥādīth al-Taṣawwuf

1. Qurat Ul Ain Fozia
Principal, Government Girls Higher Secondary School No. 9, Dinpur, Dera Ismail Khan, KPK, Pakistan.
Email: qafbaloch@gmail.com
2. Akhtar Ali
Lecturer, Department of Islamic Studies, Govt Degree College No.1, Dera Ismail Khan, KPK, Pakistan.
Email: akhtaraliwaziri3@gmail.com
3. **Dr. Manzoor Ahmad**
Associate Professor, Department of Islamic Studies and Arabic, Gomal University, Dera Ismail Khan, Pakistan.
Email: drmanzoor67@yahoo.com

Abstract

This article presents a critical research review of *Al-Tasharruf bi-Maʿrifat Aḥādīth al-Taṣawwuf*, a seminal work by the renowned Islamic scholar Maulana Ashraf Ali Thanvi. The book compiles and analyzes ḥadīths specifically related to Sufism, aiming to bridge the gap between traditional Islamic mysticism and the Prophetic tradition. The review begins by exploring the definitions of Sufism and the Sufi, examining various etymological and doctrinal perspectives. It then provides a concise biography of Maulana Thanvi, highlighting his educational journey, spiritual initiation, and scholarly contributions. The core of the article offers a detailed, part-by-part analysis of the book's four sections. Part One covers ḥadīths on worship, habits, saving virtues, and destructive vices, drawing primarily from Imam al-Ghazālī's *Iḥyāʾ ʿUlūm al-Dīn*. Part Two focuses on *Mathnawī* and *Maqāṣid Ḥasanah*. Parts Three and Four compile ḥadīths from *Jāmiʿ al-Ṣaghīr* and *Kunūz al-Ḥaqāʾiq*, arranged alphabetically. The review notes Thanvi's meticulous methodology in verifying ḥadīth authenticity, often commenting on chains of transmission. It also highlights the inclusion of Persian poetry for elucidation. While praising the book as an invaluable resource for spiritual seekers, the review critically observes that some sections, especially Part One, employ complex, technical language that may be inaccessible to general readers. The article concludes that the work is a masterpiece of Sufi ḥadīth scholarship, demonstrating Thanvi's deep mastery of both ḥadīth and Sufism, and remains a vital contribution to Islamic mystical literature.

Keywords: Sufism, Hadith, Ashraf Ali Thanvi, Al-Tasharruf, Research Review, Islamic Mysticism, Hadith Authentication

التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف کا تحقیقی جائزہ

زیر نظر کتاب حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کی تحریر ہے اس میں آپ کا موضوع تصوف ہے۔ آپ نے وہ تمام احادیث اکٹھی کی ہیں جن کا کسی نہ کسی پہلو سے احادیث کے ساتھ تعلق ہے۔ تصوف نام ہے تعمیر الظاہر والباطن کا اور کوئی آیات اور کوئی حدیث اس سے خالی نہیں، ہر آیت اور ہر حدیث میں کوئی نہ کوئی مسئلہ تصوف کا مذکور ہے۔ مگر اس کتاب میں خصوصیت کے ساتھ ان مسائل کی طرف توجہ دی گئی ہے، جو تصوف کی طرف عام طور پر معروف ہیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تصوف کیا ہے اور صوفی کسے کہتے ہیں؟

تصوف اور صوفی

ایک جماعت تو کہتی ہے کہ صوفی کو صوفی اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ کملی اوڑھتا ہے اور ایک جماعت کہتی ہے کہ صوفی کو صوفی اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ بروز قیامت صف اول میں ہوں گے ایک گروہ اس طرف گیا کہ صوفی وہ کہا جاسکتا ہے جو اصحاب صفہ کے ساتھ محبت وولا کا رابطہ رکھے ایک فرقہ کہنے لگا کہ صوفی ایک اسم ہے جو صفا سے مشتق ہے یعنی جس کے اندر اور باہر صفائی ہے وہ صوفی کہلانے کا حقدار ہے۔[1]

اقوام عالم کے صوفیانہ ادب اور صوفیوں کے اقوال کے مطالعے سے یہ بات واضح ہے کہ اپنی ماہیت کے اعتبار سے تصوف اس اشتیاق کا نام ہے، جو ایک صوفی کے دل و دماغ میں خدا سے ملنے کے لئے اس شدت کے ساتھ موجزن ہوتا ہے کہ اس کی پوری عقلی اور جذباتی زندگی پر غالب آجاتا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ صوفی اسی (خدا) کو اپنا مقصود حیات بنالیتا ہے گفتگو کرتا ہے تو اسی کی، خیال کرتا ہے تو اسی کا، یاد کرتا ہے تو اسی کو کلمہ پڑھتا ہے تو اس کا شفق کی سرخی میں، دریا کی روانی میں، پھولوں کی مہک میں، بلبل کی آواز میں، تاروں کی چمک میں صحرا کی وسعت میں پاک کی شادابی میں غرض کے تمام مظاہر فطرت اور مناظر قدرت میں اسے خدا ہی کا جلوہ نظر آتا ہے۔

سمایا ہے تو جب سے نظروں میں میری،
جدھر دیکھتا ہوں، ادھر تو ہی تو ہے[2]

اہل مذہب دو گروہوں میں منقسم ہو گئے جن لوگوں پر عقل کا غلبہ تھا انہوں نے صرف اطاعت شریعت کو کافی سمجھا اور جنت کو مقصود بنایا لیکن جن لوگوں پر عشق کا غلبہ تھا انہوں نے اطاعت کے علاوہ محبت (طریقت) کو بھی ضروری سمجھا یعنی دیدار کو مقصود بنایا اقبال نے اس شعر میں اسی فرق کو واضح کیا ہے۔

گفت دین عامیاں؟ گفتم شنیدہ،
گفت دیں عارفاں؟ گفتم کہ دید

دوسرے طبقے کے افراد کو عرف عام میں صوفی کہتے ہیں اور اس تصریح سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ہر صوفی دراصل عاشق ہوتا ہے عشق و تصوف مترادف الفاظ ہیں۔

تصوف کیا ہے؟ خدا سے ملنے یا اسے دریافت کرنے یا اسے دیکھنے کی شدید ترین آرزو کا دوسرا نام ہے۔

تصوف کیا ہے؟ روح انسانی کا اپنی اصل (خدا) سے واصل ہو جانے کا اشتیاق۔[3]

المنجد میں تصوف کا مفہوم صوفی ہونا صوفیوں جیسے اخلاق اختیار کرنا[4]

تصوف کی وضاحت کے بعد ہم التشرف کے معنی کی لغت میں تحقیق کرتے ہیں تو المنجد میں اس کا مفہوم البیت گھر کا کنگرے والا ہونا شرف پانا اپنے لیے باعث شرف جاننا۔[5]

اس طرح کتاب کے نام کا مفہوم تصوف کی احادیث کی معرفت کے بارے میں حصول شرف و قار۔

التشرف مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کی کتاب ہے جس کا ٹائٹل سادہ لیکن پر وقار ہے رنگین سرورق جس پر گنبد خضری اور مینار کی تصویر بنی ہوئی ہے دیکھنے میں دلکش معلوم ہوتا ہے آئندہ سطور میں آپ کے حالات زندگی پر اجمال روشنی ڈالی جائے گی

حالات زندگی

آپ 5 ربیع الثانی 1280 ہجری کو چہار شنبہ کے دن صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے۔[6]

---

[1] ہجویری، علی بن عثمان، سید حضرت، المعروف حضرت داتا گنج بخش کشف المحجوب، کلام المرغوب، مترجم ابو الحسنات سید محمد احمد قادری، سن اشاعت فروری 2012 مکتبہ شمس و قمر جامعہ حنفیہ غوثیہ بھائی چوک لاہور ص:117

[2] چشتی، یوسف سلیم، پروفیسر، تاریخ و تصوف، علماء اکیڈمی، محکمہ او قاف پنجاب، لاہور، المکتبہ رحمانیہ، مطبع ریڈنگ پرنٹنگ پریس، اردو بازار، لاہور۔ ص:1

[3] ایضاً ص:2-3

[4] المنجد، دارالاشاعت کراچی ص:582

[5] ایضاً ص:522

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

حکیم الامت کی ابتدائی تعلیم میرٹھ میں ہوئی اور فارسی کی ابتدائی کتابیں یہیں پڑھیں، حافظ حسین علی مرحوم سے کلام پاک حفظ کیا، پھر تھانہ بھون آکر مولانا شیخ محمد صاحب سے عربی کی ابتدائی اور فارسی کی متوسط کتابیں پڑھیں پھر ماموں واجد علی صاحب مرحوم سے جو ادب و فارسی کے استاد کامل تھے، فارسی کی انتہائی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد دیوبند پہنچ کر بقیہ نصاب کی تکمیل منفعت علی صاحب سے کی اور اس زبان پر پورا عبور حاصل کیا۔[7]

آپ چودہ برس تک کانپور میں درس و تدریس تصنیف و تالیف اور وعظ گوئی و فتوی نویسی کا کام کرتے رہے۔[8]

1299 ہجری میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے 19 سال کی عمر میں بیعت ہوئے۔[9]

میں سال کی عمر میں 1302 ہجری میں سعادت حج حاصل کی۔[10]

1311 ہجری میں دوسرا حج کیا۔[11]

1315 ہجری تک کانپور میں قیام رہا۔[12]

اس کے بعد مستقل قیام تھانہ بھون میں رہا۔[13]

رشد و ہدایت کا وہ آفتاب جو 1280 ہجری میں مطلع تھانہ بھون سے نمودار ہوا اور 1315 ہجری سے دنیا میں شریعت و طریقت کا انوار پھیلا تا رہا بالآخر 1362 ہجری میں ہمیشہ کے لئے نظروں سے چھپ گیا۔[14]

التشرف کا تحقیقی جائزہ

کتاب کے شروع میں مولانا اشرف علی تھانوی کی مختصر سوانح حیات دی گئی ہے ہے ان کی پیدائش تحصیل علم تدریس حج و بیعت اور سانحہ ارتحال کا مختصر ذکر کیا گیا ہے اس کے بعد بعد مختصر تعارف کتاب محترم محمد ضیاء الدین احمد شکیب صاحب کا تحریر کردہ پیش لفظ جو قدیم نسخہ میں بہت طویل تھا۔ اس میں مصنف بتاتے ہیں، کہ زندگی بہت پر پیچ اور مشکل ہو گئی ہے۔ ایسے میں احادیث نبویہ کی حیثیت کیا ہے کیا وہ صرف طہارت و نماز تک رہ گئی ہے۔

لہذا نیاز من فطرتا اکتاہٹ اور دوری محسوس کرتا ہے۔[15]

اس تالیف کی اصل غایت ایسی حدیثوں کی تحقیق ہے، جو حضرات صوفیہ کی زبانوں پر یا ان کی تقریرات میں مشہور ہیں اور ان کی کتابوں میں شائع ہیں۔ "ایسی احادیث کو خشک اور متشدد حضرات موضوع قرار دیتے ہیں ان کا یہ موضوع قرار دینا تو اس وجہ سے ہوتا ہے اس کو "مخالف شرع "خیال کرتے ہیں یہ مسئلہ ایک طرف روایت اور دوسری طرف درایت سے انصاف کا متقاضی تھا حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے دونوں حیثیتوں سے اس مسئلہ کا استدراک کیا ہے اس کا طریقہ یہ ہوا کہ از روئے استناد حدیث کی تخریج معتبر کتب سے کی گئی ہے مثلا ان چاروں حصوں کے اہم ماخذ امام عراقی کی احیاء، مقاصد حسنہ، علامہ سیوطی کی جامع الصغیر نیز سنن دار قطنی طہرانی، اوسط و صغیر، بیقی اور صحاح معروف ہیں۔ اس کے بعد بھی جہاں تہاں ضعیف روایت محسوس ہو وہ احادیث کے فوائد کے اکتشاف سے واضح کیا گیا ہے کہ ایسی بظاہر مشتبہ احادیث میں جو مسئلہ اصل مقصود ہے وہ حدیث صحیحہ بلکہ آیات قرآنیہ سے مؤید ہے۔"[16]

---

[6] محمد، غلام صاحب، مولانا، ڈاکٹر، حیات اشرف، ناشر کتب خانہ اشرفیہ کراچی، اشاعت ثانی رمضان المبارک سنہ 1426 ہجری، ص:22

[7] ایضاً ص:26

[8] ایضاً ص:26

[9] ایضاً ص:47

[10] ایضاً ص:50

[11] ایضاً ص:56

[12] ایضاً ص:57

[13] ایضاً ص:63

[14] ایضاً ص:77

[15] تھانوی، اشرف علی، حضرت مولانا، التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف، ادارہ تالیفات اشرفیہ جدید تاریخ اشاعت رمضان المبارک 1440 ہجری۔ ص:74

[16] ایضاً ص:9

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

صفحہ 11 پر توضیح رموز ہے کتاب میں احادیث کے مآخذ کے لئے استعمال ہونے والی رموز کو ذکر کیا گیا ہے۔ تقریبا36 رموز ہیں جس میں ض کے ذیل میں وضاحت کی گئی ہے۔ کہ حصہ اول میں جن احادیث کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا ہے۔ وہ احیاء سے ماخوذ ہیں، اور حصہ سوم اور چہارم میں جن احادیث کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے وہ کنوز الحقائق سے ماخوذ ہیں۔[17]

کتاب کے عنوانات کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے حصہ اول عبادات، عادات، منجیات اور مہلکات پر مشتمل ہے۔ حصہ دوم مثنوی معنوی شرح مثنوی اور مقاصد حسنہ پر مشتمل ہے۔ تیسر احصہ جامعہ الصغیر کنوز الحقائق (ردیف الف) ہے۔ جبکہ حصہ چہارم میں جامعہ الصغیر کنز الحقائق (ردیف ب تای) ذکر کئے گئے ہیں۔ اس تالیف کا پہلا حصہ بنیادی طور پر احادیث الاحیاء پر مشتمل ہے ہے اور اور اسے چار اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے جو یہ ہیں۔

1:۔ عبادات 2:۔ عادات 3: منجیات 4:۔ مہلکات۔

ہر جز کئی کتابوں پر مشتمل ہے۔

جزو عبادات:

کتاب العلم، کتاب الصلاۃ، کتاب الزکوۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج، کتاب آداب القرآن، کتاب الاذکار والدعوات اور جزو عادات کتاب آداب الاکل کتاب النکاح، کتاب آداب الکسب والمعاش، کتاب الحلال والحرام، کتاب آداب الالفتہ، کتاب آداب العزلۃ، کتاب اسماع، جزوی منجیات کتاب توبہ، کتاب صبر و شکر، کتاب الخوف والرجاء، کتاب الفقر والزاہد، کتاب المحبۃ والشوق اور کتاب ذکر موت اور جز مہلکات، کتاب عجائب القلب، کتاب تہذیب نفس، کتاب علاج شھوت و بطن، کتاب آفات اللسان، کتاب مذمت غضب، کتاب مذمت بخل، کتاب مذمت جاہ، کتاب مذمت کبر سے عبارت ہے۔[18]

حصہ اول عبادات:

پہلی تین احادیث علم کی فضیلت اور اس کی ضرورت سے متعلق ہیں۔ حدیث بیان کرنے کے بعد فائدہ کے عنوان سے تبصرہ کرتے ہیں کہ ابتدائی تینوں حدیثیں سے علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت پر دوال ہیں اور اس میں جہلاء صوفیاء کی اصلاح ہے جو علم کی مذمت کیا کرتے ہیں اور اس کو مقصود کا حجاب سمجھتے ہیں۔[19]

حدیث نمبر چار، پانچ میں بتایا گیا ہے کہ ذوق وجدان معتبر چیز ہے ایسے شخص کا جس کو ایمان کامل حاصل ہو۔[20]

کتاب العلم میں علوم و احوال باطنیہ اختلافی امور میں لوگوں سے نرمی برتنا، علم غیر نافع کا جہل ہونا، مجالس صوفیہ کی فضیلت، تائید عادت صوفیہ کے معارف کو اکثر اشعار میں ضبط کرتے ہیں۔ مخاطب کی رعایت تعلیم اور معاملہ میں، علم رسمی کی مذمت علم، باطن کی اصل، قرب فرائض و قرب نوافل، اثبات نور باطنی و بعض احوال وھبہ و بعض علامات کاملین۔ شیخ کا اپنی قوم میں مقام اور اہل ارشاد کی فضیلت، فضیلت معرفت عارفین قرآن کے بعض معانی کا اہل ظاہر سے مخفی ہونا، حق تعالی کا مدرک بالکنہ نہ ہونا اور علم نبوی کا محیط مجمع الواقعیات سے نہ ہونا اور اس کے علاوہ رویت حق کا ممتنع ہونا، دنیا میں اور ادراک بالکنہ کا آخرت میں بھی، احوال قلبیہ کا غیر اختیاری ہونا، کائنات کا مظاہر تجلیات ہونا، شعور جمادات تدقیق در طریق جیسے موضوعات کا احاطہ کیا ہے۔

ان موضوعات میں بعض ایسے معاملات جن کا تعلق ایمانیات سے ہے ان میں احتیاط کی طرف توجہ دلائی ہے مثلا حدیث بندہ کا دل حق تعالی کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان میں ہے۔

اور حدیث: حجر اسود (گویا) حق تعالی کا دست مبارک ہے دنیا میں ان کی تشریح میں فرمایا کہ انگلیوں کے معنی کو خدا تعالی کے سپرد کرنا چاہیے اور حجر اسود کے متعلق فرمایا کہ بعض کائنات معمہ بعض تجلیات الہیہ کے مظاہر ہوتے ہیں۔ اور اسی مظہریت کی بناپر حجر اسود کو دست مبارک مجازاً فرمایا گیا۔ (اس سے زیادہ گفتگو اس مضمون میں نہ کرنا چاہیے۔[21]

جتنی احادیث دی گئی ہیں ان کے ماخذ بھی ذکر کیے گئے ہیں

---

[17] ایضاً ص:11

[18] ایضاً ص:10،9

[19] ایضاً ص:31

[20] ایضاً ص:31

[21] ایضاً ص:39

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

کتاب الصلوۃ:

اس کے ذیل میں حدیث نمبر 30 سے حدیث نمبر 44 تک احادیث نقل کی ہیں۔

اس میں عنوانات: قرب خاص کے علاوہ قرب علمی کا ہونا، نماز میں مذمومات نفس کا تعین، نماز میں خشوع اور نماز کے بعد دعا، طریقہ تکمیل نماز، ولولہ و عشق، احضار قلب کا شرط قبول ہونا، اصلاح باطن کا اصلاح ظاہر کے لئے مستلزم ہونا، قطع اسباب مشوشہ، غیرت، اللہ سے حیا اور اس کا طریق، عدم تحدید صلوۃ اللیل، حقیروں سے استفادہ عمل میں مداومت، وبال ترک معمولات، زیر بحث ہیں۔ اس میں انہوں نے صوفیاء کا طریق بیان کیا ہے۔ مثلاً حقیروں سے استفادہ کے ذیل حدیث: اگر شیر خوار بچے نہ ہوتے اور کوزہ پشت بوڑھے نہ ہوتے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس میں خود بینی کی جز قطع کر دی گئی ہے۔ اس طرح سے کہ ایسے لوگوں سے فائدہ حاصل کرنے کا مراقبہ کیا جائے جو حقیر سمجھے جاتے ہیں۔[22]

کتاب الزکوۃ:

کتاب الزکوۃ میں چار عنوانات باندھے ہیں معاد اور معاش ضروری کے درمیان مزاحمت نہیں ہے۔ حقوق العباد خصوصا مشائخ کے حقوق کی تاکید عدم تنافی درمیان توکل و از خار ضروری، تعمیم حسن معاشرہ۔

عدم تنافی درمیان توکل و از خار ضروری میں نکتہ بیان فرمایا ہے کہ مصلحت کے تحت بقدر ضرورت ذخیرہ کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ توکل یا کمال توکل کے منافی نہیں ہے۔ حضور صل وسلم نے جو اپنے عیال کے لئے سال کا غلہ جمع فرمایا تو ان لوگوں کے لئے شفقت ہے جو بدون اسباب کے یکسوئی حاصل نہیں کر سکتے۔[23]

کتاب الصوم:

اس باب میں ایک ہی عنوان ہے عدم استحقار صغائر جس میں حدیث "نظر (بد) ایک زہر آلود تیر ہے ابلیس کے تیروں میں سے" ذکر کی ہے۔[24]

اگر دیکھا جائے تو حدیث کا عنوان کے ساتھ کوئی ربط نظر نہیں آتا عموماً گمان یہ جاتا ہے کہ کتاب الصوم میں روزے سے متعلقہ حدیث ہو گی لیکن یہاں حدیث نظر (بد) سے متعلق بیان کر دی ہے۔

کتاب الحج:

کتاب الحج میں یہ عنوانات دیئے گئے ہیں اتباع معاملات حق مع عبد، زیارت قبر نبوی، صالحین کی وضع اختیار کرنا انمیں زیارت قبر نبوی کو چھوڑ کر باقی دونوں مباحث کا حج کے ساتھ کوئی ظاہری تعلق نہیں ہے۔

کتاب القرآن:

اگلا جز کتاب القرآن کا ہے۔ جس کے عنوانات غلبہ ذکر میں بعض طاعات غیر واجبہ کا ترک کرنا، اصل بعض القاب صوفیہ، ثابت کرنا ظلمت اور نور کا قلب کے لیے، تواجد بہ غرض محمود، ذکر جلی و نفی کی فضیلتوں کا فرق، بعض احوال میں جمع خاطر کو کثرت ثواب پر ترجیح ہے۔ عبادات شاقہ کا منکر نہ ہونا۔ مفائر شریعت علم کا ابطال اور علم وہبی کا اثبات اور عبادت میں نشاط کی رعایت ہیں۔ ان میں سے ذکر جلی و خفی کی فضیلتوں کا بیان جز سرخی کے ماتحت نہیں آتا کیونکہ باقی تمام عنوانات میں قرآن مجید پڑھنے کی رغبت دلائی ہے لیکن اس حدیث میں ذکر مخفی کی فضیلت بیان کر دی۔[25]

حالانکہ اس سے آگے عنوان کتاب الاذکار والدعوات دیا گیا ہے۔ کتاب الاذکار والدعوات کے ذیل میں ذکر کی فضیلت اور ذکر قلبی ولسانی میں جمع کرنے کی فضیلت، ذکر فی النفس کی تفسیر اور اس کی تمثیلات میں صوفیائے کرام کا عذر، حقیقت قبر، بیان تفویض دعا، مجاہدہ، اضطرار یہ اور اہل اللہ کے بعض شکووں کی حکمت، عدم تحقیر عاصی باحتمال توبہ، اعتدال در مجاہدہ، ترک دوام پر نکیر، ہزاری روزہ کی اصل، رمضان کی عبادت کا تمام سال پر اثر بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں اعتدال اور مجاہدہ میں نکتہ بیان کیا

---

[22] ایضاً ص:45

[23] ایضاً ص:47

[24] ایضاً ص:48

[25] ایضاً ص:51

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

کہ عمل میں سہل کو اختیار کرے۔ اس سے مطلق مشقت کی نفی مراد نہیں بلکہ وہ مشقت جو قابل برداشت نہ ہو اس سے واضح ہوتا ہے کہ عبادات میں مبالغہ کی حد تک چلے جانا خود کو مشقت میں ڈالنا ہے۔ عبادات اس قدر ہی کی جائیں جن پر دوام ہو اور اسی پر اللہ تعالی کی رحمت سے قرب نصیب ہوتا ہے۔[26]

ہزاری روزہ سے متعلق حدیث بیان کر دی فٹ نوٹ میں سند بھی روایت کر دی ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ متنبہ کر دیا ہے کہ مجھے اس کی سند کا علم نہیں خود ہی تحقیق کر لیں۔[27]

کتاب آداب الاکل (عادات)

اس میں توجیہ کلام مجازی، اختیار جانب سہل اور ریاء کی مذمت ذکر کی عادات کی بحث شروع کی اور اس میں تین احادیث ذکر کی ہیں کتاب آداب الاکل میں۔ اس کے بعد کتاب آداب النکاح کا جز بیان کیا جس میں توجیہ کلام مجازی، احوال کا غیر مقصود ہونا، مجاہدہ اضطراریہ محض محبت کی خاطر ہدیہ دنیا کے عنوانات کے تحت چار احادیث بیان کی ہیں تاہم ان میں سے کوئی حدیث نکاح یا احکام نکاح سے متعلق ذکر نہیں کی بلکہ روح قبض کرتے وقت اللہ تبارک وتعالی کے تردد کا ذکر کیا اگلی حدیث میں حضور صلی نیم کا فرمان نقل کیا کہ ہر عمل کرنے والے کو ابتدا میں ایک جوش ہوتا ہے ہر جوش کو (اخیر میں) سکون ہو جاتا ہے سو جس کا سکون میری سنت پر مبنی ہو وہ ہدایت پر رہا۔ اس کے بعد مجاہدہ اضطراریہ میں حدیث "جب بندہ کے گناہ کثرت سے ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالی اس کو کسی فکر میں مبتلا کر دیتے ہیں تاکہ ان گناہوں کا کفارہ کر دیں اور محض محبت کی خاطر ہدیہ دینا میں حدیث "آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ کر دیا ہم محبت بڑھ جائے گی". فٹ نوٹ میں ان احادیث کی صحت سے بحث بھی کی گئی ہے لیکن ایک عام قاری کے لیے اس نقطے پر پہنچنا کہ عنوان کے ساتھ کیا نسبت ہے سمجھنا مشکل ہے۔[28]

اس کے بعد جز کتاب آداب الکسب والمعاش ہے جس میں دو عنوانات کے تحت احادیث ہیں پہلا عنوان کا کسب میں اعتدال کے ساتھ توکل اور دوسرا نرمی ہے۔ دونوں احادیث عنوان کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔

اگلا جز کتاب الحلال والحرام کا ہے اس میں گیارہ عنوانات کے تحت احادیث لائے ہیں جن میں "اصل چلہ، معیار تقوی، دعوت قبول کرنے کو کسی شرط مباح سے مشروط کرنا، طریقہ نصیحت، شیخ سے معاملات جبکہ اس سے لغزش صادر ہو، نہی از غلو، اصل عظیم حسن اخلاق اعزاز معززین ہر قوم، وضع تہمت میں احتیاط اور اس کی حقیقت، تکلیب خاطر اور اس کی شرط، معاملات کا عبادات پر مقدم ہونا شامل ہیں۔ شیخ سے معاملات والی حدیث کے راوی عمرو بن عوف کے بارے میں بتایا کہ بغوی نے معجم میں اور ابن عدی نے کامل میں عمرو بن عوف کو ضعیف کہا ہے۔[29]

اس کے بعد حدیث "اللہ تعالی کے نزدیک (من وجہ) سب اعمال سے زیادہ پیارا عمل سرور کا داخل کرنا ہے مومن پر" میں لکھا کہ اس کو طبرانی نے صغیر اور اوسط میں ابن عمر کی حدیث سے بسند ضعیف روایت کیا ہے۔[30]

کتاب آداب العزلۃ میں تین عنوانات "اصل تدوین حالات بزرگان، توسط در عمل اور پنج شنبہ و شنبہ کے دن سفر" قائم کیے اسناد پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے اس حدیث کے راویوں کو ضعیف الحدیث کہا ہے۔[31]

کتاب السماع میں پندرہ عنوانات ہیں۔ "صاحب وجد کا معذور ہونا، قطع اسباب تشویش، فراست کی اصل اور اس کا حکم۔ رقص وجد و تواجد کی اصل، مباحات میں لوگوں کی موافقت، عداوت نفس، جہاد نفس، دوام انتظار فیوض شوق و محبت، تنبیہات قلب سلیم کا معتبر ہونا، تجلی خاص کے لیے وسعت قلبی، صحت الہام، مذمت غلو در حب خلق، امور غیر مشروعہ کے شبہات میں احتیاط، محل تقوی، فراست کی اصل اور اس کا حکم میں حدیث مومن کی فراست سے ڈرو کو مولانا صاحب نے غریب کہا ہے۔ دوسری

---

[26] ایضاً ص:57

[27] ایضاً ص:57

[28] ایضاً ص:59،60

[29] ایضاً ص:63

[30] ایضاً ص:65

[31] التشرف ص:66

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

حدیث تیر اسب سے بڑا دشمن تیر انفس ہے جو تیری بغل میں موجود ہے اس کی روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ محمد بن عبد الرحمن بن غزوان مجملہ وضاعین حدیث ہے۔[32]

حدیث نمبر 116 اکثر جنتی لوگ بھولے ہوتے ہیں مولانا صاحب نے سند پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہزار نے روایت کیا ہے حضرت انس کی حدیث سے اور اس کو ضعیف کہا اور قرطبی نے اس کو صحیح کہا ہے اور واقعی میں ایسا نہیں کیونکہ ابن عدی نے اس کو منکر کہا ہے۔[33]

حدیث نمبر 118 جو مذمت غلو در حب خلق ہے مولانا صاحب نے اس کی اسناد کو بھی ضعیف کہا ہے۔

کتاب تہذیب نفس اگلا جز ہے اس میں امور طبیعہ اور کمال ایک دوسرے کے منافی نہیں ہیں مجاہدہ میں اعتدال، کراہت، طبعی اور رضا میں انتفاء، جہاد کفار سے جہاد نفس افضل ہے شامل ہیں۔ امور طبیعہ اور کمال ایک دوسرے کے منافی نہیں میں حدیث "میں بشر ہوں مجھ کو بھی ایسا ہی غصہ آتا ہے جیسا دوسرے بشروں کو آتا ہے" کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا صاحب نے نکتہ بیان کیا کہ امور طبیعیہ کمال نبوت کے منافی نہیں ہوتے چہ جائیکہ کمال ولایت کے منافی ہوں البتہ ان کے غیر مشروع مقتضاء پر عمل کرنا یہ کمال ایمان کے بھی خلاف ہے۔[34]

اس کے بعد کتاب آفات اللسان قائم کیا۔ جس میں ترک اقوال وافعال عبث، ترک جدال اور میت کی غیبت اشد ہے بیان کیے۔ پھر کتاب مذمت غضب قائم کیا جس میں غضب کی مذمت قناعت وعافیت، بعض طرح کے فقر کی مذمت، شیخ سے محبت میں نفع عظیم ہے۔ جیسے عنوانات لائے ہیں اور اس میں احادیث ذکر کیں اور حدیث فقر (یعنی محتاجی) قریب ہے کہ کفر ہو جائے اور حسد قریب ہے کہ قدر پر غالب آجائے کے طرق کو بھی ضعف بیان کیا ہے۔[35]

پھر کتاب مذمت غضب بیان کی اس میں "غضب کی مذمت، قناعت وعافیت، بعض طرح کے فقر کی مذمت، شیخ سے محبت میں نفع عظیم ہے" بیان کئے۔ کتاب مذمت دنیا اگلا جز ہے جس میں وحشت از دنیا، دنیا سے نفرت کے عنوانوں سے احادیث بیان کی ہیں۔ اگلا جز کتاب مذمت بخل ہے۔ اس میں دو احادیث جائیداد نہ بنانے اور نیک مال نیک آدمی کے لئے اچھا ہے سے متعلق ہیں۔ جن کے عنوانات مثل سابق اور دنیا جو معین آخرت ہو اس کی مذمت نہیں پھر استغنا میں عزت ہے اور افادہ میں بخل کرنے کی مذمت بیان فرمائی۔

کتاب مذمت جاہ اس کے بعد جز ہے اس میں حرص دنیا کی مذمت اصل ذکر قلبی محض اور بعض اعمال پر ملائکہ کا مطلع نہ ہونا مذمت نمائش، وساوس میں مغموم ہونا، ضعفاء کے لیے تعلقات میں ضرر کے عنوانات ہیں جن کے تحت احادیث لائے ہیں۔

منجیات کے ذیل میں کتاب التوبہ، کتاب صبر وشکر، کتاب الخوف والرجاء کتاب الفکر والزھد، کتاب توحید اور توکل کتاب المحب والشوق کتاب ذکر الموت بیان کیے اور اسی پر پہلا حصہ ختم ہو گیا۔ اس میں مختلف عنوانات کے تحت احادیث ذکر کر کے سیر حاصل بحث کی ہے۔ ان میں سے ایک نکتہ قدر کا ہے کہ اس میں کلام کرنے کی ممانعت ہے اس کے متعلق مولانا صاحب نے بحث کی ہے۔[36]

اسی طرح رویت اللہ کی بحث بھی کی ہے کہ کیا حضور نے اللہ کو دیکھا ہے۔ یہ بھی جامع بحث ہے۔[37]

حدیث نمبر 210 کے تحت مسئلہ رؤیت پر پھر بحث کی ہے کہ قیامت کے دن کن لوگوں کو دیدار ہو گا اور دیدار کی کیفیت کیا ہو گی مومنین کی کیفیات کیا ہوں گی یہ ایک مفصل بحث ہے۔[38]

---

[32] ایضاً ص:69

[33] ایضاً ص:72

[34] ایضاً ص:73

[35] ایضاً ص:77

[36] ایضاً ص:101

[37] ایضاً ص: 104،105

[38] ایضاً ص:118 تا 112

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

حصہ دوم میں مثنوی معنوی، شرح مثنوی اور مقاصد حسنہ کے تحت بیان کیا گیا ہے اس حصے میں مثنوی معنوی اور شرعی کلید کے حوالے سے احادیث بیان کی گئی ہیں۔ حدیث بیان کر کے صاحب کلید کا قول بیان کر دیا یا مثنوی کا قول نقل کر دیا ہے اس حصہ میں احادیث سے متعلق مثنوی کے اشعار جابجا نقل کیے گئے ہیں مثلا توکل کے ساتھ اسباب کے توکل میں شعر

گفت پیغمبر با آواز بلند۔ باتوکل زانوے اشتر بہ بند۔

یہ اس حدیث کی وضاحت میں لکھا ہے جس میں ایک شخص نے عرض کی کہ میں اونٹنی کو باندھ کر توکل کروں یا کھلی چھوڑ کر توکل کروں آپ ﷺ نے فرمایا اس کو باندھ دو اور توکل کرو۔[39]

اسی طرح مشورہ جس سے لیا جائے اس کی ذمہ داری میں شعر،

گفت پیغمبر بکن اے رای زن مشورت کالمتشار مئو تمن

یعنی جس سے مشورہ لیا جائے اس کو چاہیے کہ آمین ہو نہ مشورہ میں خیانت کرے نہ اس راز کو کسی پر ظاہر کرے۔[40]

اسی طرح اکثر احادیث کی تشریح میں اشعار ذکر کر دیے ہیں جس سے قاری کی دلچسپی قائم رہتی ہے تاہم توجہ طلب امر یہ ہے کہ آج کے دور میں جو لوگ فارسی سے واقف نہیں ہیں وہ اس سے لطف نہیں لے سکتے فارسی جاننے والوں کے لئے بے حد مفید ہے۔

بوڑھیوں کا دین لائق تقلید ہونا" اس میں مشہور روایت کی طرف اشارہ ہے کہ تم بوڑھیوں کے دین کو لازم پکڑو یہاں تک مثنوی وکلید سے تخریج روایت ختم ہوئی۔[41]

رسائل القوم کے ضمیمہ بعض روایات کی تحقیق میں حدیث ذکر کی جس سے اہل تشیع کے بعض اعمال کی سرزنش ذکر کی گئی۔

اس میں لکھتے ہیں کہ جس سے شیعوں پر اور صوفیا اہل رسوم میں سے قبور کی نقلیں بناتے ہیں ان کے طریقے پر چلتا ہو ایسے صوفیاء پر احتجاج کیا جا سکتا ہے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جس نے کوئی قبر ایجاد کر لی یا کوئی نقل بنالی" اس میں مصنوعی قبر اور تعزیہ وضریح وغیرہ سب آگئے "وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ اسکو من لایحضرہ الفقیہ کے باب النوادر میں وارد کیا ہے اسی طرح ہے رسالۃ النجم دور جدید نمبر 3 جلد 3 صفحہ 12 میں۔[42]

اس کے بعد مقاصد حسنہ سے حروف تہجی کی ترتیب سے روایات لی ہیں اس حصے میں بھی مختلف موضوعات کی وہ احادیث اکٹھی ہیں جن کا تعلق صوفیاء سے ہے اور اس میں بھی مولانا رومی کے اشعار بھی جہاں موزوں لگاؤ کر کر دیے ہیں کہیں کہیں عطار اور شیرازی کے اشعار بھی ذکر کر دیے ہیں مثلا اس حدیث میں کہ "اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے جیسا توکل کا حق ہے تو تم کو اللہ تعالی اسی طرح رزق دیتا جیسا کہ پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ صبح کو گھونسلوں سے) بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر جاتے ہیں۔ اس کی تشریح عطار کے اس شعر سے کی۔

بر توکل گر بود فیروزیت۔ حق دھد مانند مرغان روزویت۔[43]

سالک سے اخفاء تجلی کی حکمت جس میں حدیث "ناغہ کر کے ملاقات کیا کرو محبت میں ترقی کرو گے۔" کی تشریح شرازی کے مصرع سے کی۔

گر غایت غیتے۔ مذہد لذتے حضور۔[44]

اس حصے میں بھی احادیث کی سند پر بحث کی ہے کہ حدیث صحیح، ضعیف یا متروک ہے۔

حصہ سوم میں زیادہ تر احادیث جامع الصغیر سیوطی سے اور کچھ احادیث کنوز الحقائق سے لی گئی ہیں جن کو حروف تہجی کی ترتیب سے لکھا گیا ہے اس حصہ میں حرف الف کے تحت حدیث جمع کی گئی ہیں اس میں بھی مصنف کا اسلوب وہی ہے کہ جہاں کہیں موزوں لگا سعدی کے اشعار بھی نقل کر دیے ہیں۔

---

[39] ایضاً ص:133

[40] ایضاً ص:135

[41] ایضاً ص:154

[42] ایضاً ص:155

[43] ایضاً ص:181

[44] ایضاً ص:174

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

حدیث "اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کو ظلمت میں پیدا کیا پھر ان پر اپنا نور القا فرمایا سو جس کو اس روز وہ نور پہنچ گیا اس نے ہدایت پائی اور جس کو نہیں پہنچا وہ گمراہ ہوا اس کی وضاحت میں بھی مسئلہ قدر کی لمبی چوڑی بحث کی ہے صاحب شوق سے استفادہ کر سکتے ہیں۔[45]

اسی طرح سے حدیث "جو شخص اپنی دی ہوئی چیز کو واپس طلب کرے اس کی مثال کتے کی سی ہے کہ اول کھاتا ہے یہاں تک کہ جب پیٹ بھر جاتا ہے قے کر دیتا ہے پھر اسی قے کو چاہتا ہے" اس حدیث کی تشریح میں بھی مفصل اور مدلل بحث کی ہے۔[46]

حصہ چہارم کو شروع کرتے ہوئے مولانا صاحب نے فرمایا کہ مقامی مصلحت کے تحت رسالہ اردو زبان میں ہو تا مگر عربی میں رہا کیونکہ حصہ اول و دوم کی اکثر احادیث کی تخریج عراقی و مقاصد حسنہ سے نقل کی گئی ہے تو برکت کے لیے ان کی عبارت کو نہیں بدلا اور افادہ عام کی مصلحت اردو ترجمہ سے پوری کر دی گئی پھر حصہ سوم میں وہی اصول رہا۔

لیکن الف کے اختتام پر اچانک خیال آیا کہ داعی تو نہیں رہا اس لیے اردو میں لکھا جائے تا کہ عوام کو فائدہ ہو سکے البتہ اصل حدیث عربی میں مع اپنے التزامات قدیمہ کے ہو گی جس کے ساتھ ترجمہ بھی ہو گا اس لئے یہ حصہ چہارم کے ساتھ موسوم کیا جاتا ہے چونکہ ترجمہ کی مصلحت خود اصل سے حاصل ہو جائے گی اس لیے رسالہ تکمیل التصرف کو کہ ترجمہ کا لقب تھا ختم کیا جاتا ہے پس آئندہ کا عنوان تشرف بدوں تکمیل التصرف ہے۔[47]

اس حصہ میں امر اختیاری میں کوشش کی ضرورت اور غیر اختیاری میں رنج سے نقصانات اس میں وضاحت فرمائی کہ حزن کے درجات ہیں ایک حزن معتدل جو اس عمل کے محبوب ہونے سے اور اپنے عاجز ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ عمل حسن کی محبت لوازم ایمان سے تھے اور اپنے عجز کا مشاہدہ عبدیت کا شعبہ ہے دوسرا درجہ حزن مفرط ہے جس سے قلب میں پریشانی پیدا ہو کر یاس کا غلبہ اور ہمت میں ضعف ہو جائے۔ یہ مذموم ہے کہ محل ہے عمل میں جو کہ مقصود تھا اور حق تعالیٰ سے رجاء و محبت کے تعلق کا ضعیف کرنے والا ہے اور اس کا ممنوع ہونا نصوص میں وارد ہے۔[48]

حدیث "ایسے عارفین کو جو کہ میری امت میں ہوں گے (ان کے حال پر چھوڑ دو جن کے ساتھ عالم غیب کی باتیں کی جاتی ہیں الخ اس کی تشریح کرتے ہوئے انتہائی باریک نکات بیان کیے ہیں جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔[49]

اسی طرح کی بحث "علم باطن ثابت ہے لیکن حجت نہیں" کے تحت بھی کی گئی ہے۔[50]

کتاب کی آخری حدیث "اے خولہ سامان ہوتے ہوئے نہ گرمی کا تحمل کر اور نہ سردی کا جس میں مولانا صاحب نے وضاحت فرمادی کہ جہلا اس کو بھی مجاہدہ سمجھتے ہیں کہ گرمی یا سردی کی تکالیف جھیل رہے ہیں اور قادر ہوتے ہوئے اس کے دفع کی تدبیر نہیں کرتے یہ بھی غلو فی الدین ہے۔[51]

حصہ سوم اور چہارم کی احادیث کی صحت سے بحث نہیں کی اس کے بعد کتاب میں صفحہ نمبر 361 سے 528 تک التشرف کی تمام احادیث کا عربی متن جمع کر دیا گیا ہے۔

مجموعی طور پر یہ ایک بہترین کتاب ہے جو سالکین کے لیے خصوصا اور عامین کے لیے عموما فائدہ اٹھانے کے لیے ہے تاہم اکثر مقامات پر خصوصا پہلے حصے میں عبارات مشکل زبان میں دی گئی ہیں جن سے عام قاری فائدہ نہیں اٹھا سکتا چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

تدقیق در طریق کے تحت حدیث "شرک میری امت میں (یعنی) بعض میں صاف چٹان پر چیونٹی کے چلنے کی آواز سے بھی زیادہ مخفی ہو گا" کی تشریح کرتے ہوئے آخر میں بحث سمٹی کہ مقصود اس تنبیہ سے اہتمام تحرز ہے یہ تدقیق نہیں تو کیا ہے مگر تعمیق نہیں ہے۔[52]

---

[45] ایضاً ص: 225 تا 258
[46] ایضاً ص: 264 تا 271
[47] ایضاً ص:276
[48] ایضاً ص: 280 تا 281
[49] ایضاً ص: 302 تا 304
[50] ایضاً ص: 321 تا 324
[51] ایضاً ص:359
[52] ایضاً ص:40

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اسی طرح حدیث نمبر 48 آپ نے اپنے عیال کے لئے ایک سال کا غلہ جمع فرمایا اس کو عنوان دیا عدم تنافی درمیان توکل واذ خار ضروری "عام قاری جو فارسی و عربی سے نابلد ہے اس کو نہیں سمجھ سکتا۔[53]

کتاب میں حدیث نمبر 55 کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا اور چونکہ یہ امر غیر مدرک بالقیاس ہے اس لئے غیر منصوص کی طرف معتدی نہ ہو گا۔[54]

ایسی ہی مشکل عبارات یا الفاظ کا جابجا استعمال ہوا ہے جس کو اہل فن ہی سمجھ سکتے ہیں۔

مجموعی طور پر ایک بہترین کتاب ہے جس میں تصوف سے متعلق تمام احادیث کو جمع کر دیا ہے جو امور سالکین اور عادات صوفیاء سے تعلق رکھتی ہیں پڑھنے والے اس سے خوب فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس سے ان کی معلومات میں اضافہ ہو گا مصنف نے بڑی عرق ریزی سے کام کیا ہے اور تصوف کے مسائل پر بحث کی ہے۔ حضرت امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ ارشد حضرت اشرف علی صاحب تھانوی چشتی نے کماحقہ قرآن وحدیث اور تصوف کو ایک ایسی سلک میں پرو دیا جو تھانہ بھون سے لے کر صرف پاک وہند میں نہیں بلکہ پورے عالم اسلام میں پھیلا۔ رہتی دنیا تک صوفیاء کرام اور علما عظام ان سے اپنی مشام روح کو تازہ کرتے اور پھیلاتے رہیں گے اللہ ان کو جزائے خیر دے اور میری اس کاوش کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین ثم آمین۔

---

[53] ایضاً ص:47

[54] ایضاً ص:49